سوال

(276) جائیداد کی تقسیم کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم چھ بھائی اور چار بہنیں ہیں، ایک بہن اور دو بھائیوں کا ذہنی توازن درست نہیں ہے۔ ہمارے والد فوت ہو چکے ہیں جبکہ والدہ بقید حیات ہیں۔ واضح رہے کہ ہمارا ایک بھائی والد مرحوم کی زندگی میں فوت ہو چکا تھا، اس کے تین بچے ہیں۔ قرآن وحدیث کے مطابق والد مرحوم کی وراثت کیسے تقسیم ہوگی موجودہ جائیداد کی تفصیل کچھ اس طرح ہے، ایک بیٹا والد کی زندگی میں اپنا الگ کاروبار کرتا تھا، اس نے بیوی کا زیور بیچ کر ایک مکان خریدا جس کی موجودہ مالیت 35 لاکھ ہے، اسے والد نے ایک دکان بھی دی اس کی مالیت تقریباً ساٹھ لاکھ ہے۔ دو بیٹے والد کے ساتھ کاروبار کرتے تھے، ایک بیٹے کو 35 لاکھ کا مکان لے کر دیا جو والد کی زندگی میں فوت ہو گیا، دوسرے بیٹے کو ساڑھے آٹھ لاکھ کا مکان دیا جس کی موجودہ مالیت 30 لاکھ ہے۔ والد مرحوم نے اپنی زندگی میں دو دکانیں اور ایک گودام مزید خریدا تھا۔ ہماری والدہ نے ایک مکان کے دو حصے کرکے آدھا حصہ ایک بیٹے کو دوسرا نصف مرحوم بیٹے کی اولاد کو دے دیا۔ اس کی مالیت بھی 80 لاکھ ہے اور دوسری دکان ایک دوسرے بیٹے کو دے دی جس کی مالیت 45 لاکھ ہے اس کے پاس 30 لاکھ مالیت کا مکان بھی موجود ہے۔ والدہ نے ایک پلاٹ جو والد کی ملکیت تھا اپنے تیسرے بیٹے کو دے دیا جس کی مالیت 2 لاکھ ہے والد کا خریدا ہوا گودام 28 لاکھ میں فروخت ہوا۔ اس سے پانچ لاکھ والد مرحوم کا قرضہ اتارا اور 7-1/2 لاکھ اپنی بہو کو دے دیا کیونکہ بیٹے کا ذہنی توازن درست نہیں، باقی 15-1/2 لاکھ اپنی بیٹی کو دینے کا ارادہ ہے، ہمارے والد کے ترکہ کی تقسیم شریعت کے مطابق کیسے ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تقسیم جائیداد سے قبل چند ایک باتوں کا بتانا ضروری ہے۔

1۔ جو بیٹا والد کی زندگی میں فوت ہوا ہے اسے اور اس کی اولاد کو باپ کی جائیداد سے کچھ نہیں ملے گا، اس لئے والد کا ترکہ پانچ بیٹوں اور چار بیٹیوں میں تقسیم ہوگا۔

2۔ والد کو اپنی زندگی میں کمی بیشی کے ساتھ جائیداد دینے کی شرعاً ممانعت ہے، اس لئے اس نے اپنی زندگی میں جس کو جو جائیداد دی ہے وہ کالعدم ہے۔ سب جائیداد کو اکٹھا کرکے ازسر نو تقسیم کرنا ہوگا۔ یاد رہے کہ والد نے اپنے بیٹے کو مشترکہ کاروبار سے 35 لاکھ روپے کا جو مکان دیا تھا اور وہ اس کی زندگی میں فوت ہو گیا مذکورہ مکان کی مالیت متروکہ جائیداد میں شمار ہوگی۔

3۔ والدہ کو بھی یہ اختیار نہیں تھا کہ وہ اپنے مرحوم شوہر کے ترکہ کو اپنی مرضی سے تقسیم کرے، اس لئے اس کی تقسیم بھی کالعدم ہے۔ حتی کہ جو نصف دکان جس کی مالیت 80 لاکھ

ہے۔اپنے مرحوم بیٹے کی اولاد کو دی ہے وہ بھی باپ کے ترکہ میں شامل ہوگی۔

4۔ جس بیٹے نے اپنی بیوی کا زیور بیچ کر مکان خریدا جس کی موجودہ مالیت 35 لاکھ روپے ہے، وہ باپ کے ترکہ میں شامل نہیں ہوگا کیونکہ وہ بیٹا والدین سے الگ تھا اور اپنا علیحدہ کاروبار کرتا تھا اور اس نے اپنی بیوی کے زیورات بیچ کر مکان خریدا تھا۔

5۔ نقدرقم 15,50,000 (ساڑھے پندرہ لاکھ) جو والدہ نے اپنی بیٹیوں کو دینے کے ارادہ سے اپنے پاس رکھی ہے، اسے بھی باپ کے ترکہ میں جمع کیا جائے گا۔ کل ترکہ سے 5 لاکھ منہا کیا جائے گا جو قرضے کی حد میں قرض خواہ کو دیا گیا ہے۔ اس طرح باپ کا قابل تقسیم ترکہ چار کروڑ روپے ہے۔ بیوہ کا 1/8 ہے جو کل جائیداد سے آٹھواں حصہ پچاس لاکھ بنتا ہے۔ باقی ساڑھے تین کروڑ اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ایک لڑکے کو لڑکی سے دگنا ملے گا۔ چونکہ پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں، اس لئے بیوی کا حصہ نکالنے کے بعد باقی ترکہ کو چودہ حصوں میں کیا تو ایک حصہ پچیس لاکھ ہے جو ایک لڑکی کا حصہ ہے۔ اس سے دگنا حصہ، یعنی پچاس لاکھ ایک لڑکے کو ملے گا۔ تفصیل اس طرح ہوگی:

بیوی کا حصہ: پچاس لاکھ روپے۔

چار لڑکیوں کا حصہ: ایک کروڑ فی لڑکی پچیس لاکھ روپے۔

پانچ لڑکوں کا حصہ: دو کروڑ پچاس لاکھ روپے فی لڑکا پچاس لاکھ روپے۔

میزان: 4 کروڑ روپے۔

نوٹ: مرحوم نے اپنے بیٹے مرحوم کی اولاد کے متعلق کوئی وصیت نہیں کی ہے، ہمدردی کے طور پر مذکورہ ورثا اگر ان یتیم بچوں کو کچھ دینا چاہیں تو اس پر کوئی پابندی نہیں بلکہ ان کے ساتھ ہمدردی کرنا ضروری ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:288